حضرت مولانا شاہ تقی علی قلندرؒ

ڈاکٹر عمر کمال الدین، ۱۲ چودھری محلہ جنوبی کاکوری، لکھنؤ

ولادت:- آپ کی ولادت ۷ رجب المرجب ۱۲۱۳ھ / ۱۷۹۸ء کو کاکوری میں ہوئی[۱] آپ حضرت مولانا شاہ تراب علی قلندرؒ کے چھوٹے صاحبزادے تھے اور برادر اکبر حضرت مولانا شاہ حیدر علی قلندرؒ سے تقریباً آٹھ برس چھوٹے تھے۔

تعلیم و تربیت:- ابتدائی تعلیم عم محترم حضرت مولانا شاہ حمایت علی قلندرؒ سے، مختصرات برادر اکبر شاہ حیدر علی قلندرؒ سے اور متوسطات و اواخر میں مولانا محمد مستعان کاکوروی (م ۱۲۳۷ھ) کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا اور تمام کتب و "دلائل الخیرات" کی اجازت بھی ان سے حاصل کی، صحاح ستہ اور اسانید معتبرہ کی تکمیل حاجی امین الدین محدث کاکوروی (م ۲۲ محرم الحرام ۱۲۵۳ھ / ۱۸۳۷ء) سے کی اور اجازت سے سرفراز ہوئے[۲]۔ صرف کتاب "صدرا شرح ہدایت الحکمت" ملا محمد عظیم اصفہانی سے پڑھی جو اس زمانے میں شیخ محمد حیات کے مکان پر عرصہ تک مقیم رہے تھے[۳]

مولانا محمد مستعان کے یہاں درس کا طریقہ یہ تھا کہ سبق کا کبھی ناغہ نہیں ہوتا تھا سوائے اس صورت میں کہ طالب علم کے یہاں کوئی مرجاوے یا خود ان کے یہاں کوئی حادثہ پیش آجاوے شاہ علی حیدر قلندرؒ کی روایت کے مطابق ان کا سبق کبھی ناغہ نہیں ہوا۔ وہ دیگر

---

[۱] حوض الکوثر ص۱۰۹ مواہب القلندر ص۱۲، اذکار الابرار ص۲۴۳، تذکرہ مشاہیر کاکوری ص۸۸، تذکرہ گلشن کرم ص۶۸ [۲] مولانا محمد مستعانؒ کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو "چشمہ فیض قلمی، تذکرہ مشاہیر کاکوری ص۴۳-۴۷ مواہب القلندر ص۱۱ [۳] حاجی امین الدین محدثؒ کاکوروی کے حالات کے لیے ملاحظہ ہو "چشمہ فیض قلمی" تذکرہ مشاہیر کاکوری ص۵۵-۶۰ مواہب القلندر ص۱۱ [۴] بروایت اذکار الابرار ص۲۴۴ نیز مواہب القلندر ص۱۱-۱۲

شاگردوں کے مقابلہ میں ان کی ذہانت وفطانت اور فہم ولیاقت کی وجہ سے ان پر بہت مشفق ومہربان تھے اور بجائے نقی کے تقا کہہ کر پکارتے تھے"۔[1]

حلیہ:- آپ کے شاگرد رشید ونبیرہ مولانا حافظ شاہ علی انور قلندر آپ کے حلیہ کے متعلق مستطیر ہیں۔

"آں حضرت علیہ الرحمۃ ملیح ابیض وبودند قوی الجثہ بلند وبالا بزرگ چشم وسیاہ ترین مردمک وکشادہ پیشانی مقرون حاجبین احسن وجہ وبزرگ سرکہ دلیل است بر درد فور عقل وجودت فکر بہ جہت قوت دماغ وکثرت آں کہ حاصل جوہر عقل است وعریض الصدر وعریض اللحیہ صاحب آواز بلند وجہور وبودند فصیح اللسان وبدیع البیان وغرائب حکم آں قدر محاسب فکر واندیشہ گرد حصر او حصائی او نہ تواند گشت"۔[2]

نکاح واولاد واحفاد:- آپ کا نکاح شاہ بہرام علی قلندر داماد اکبر شاہ محمد کاظم قلندرؒ کی بیٹی سے ہوا جن سے تین صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں تولد ہوئیں۔ بڑی بیٹی ناکتخدا انتقال کر گئیں۔ چھوٹی بیٹی کا نکاح حافظ ذاکر علی سے ہوا۔[3]

بیٹوں میں بڑے صاحبزادے مولوی عابد علی تقریباً ۱۲۳۸ھ مطابق ۱۸۲۲ء میں پیدا ہوئے۔ تحصیل علوم والد محترم سے کی اور جد محترم مولانا شاہ تراب علی قلندرؒ کے مرید ہوئے۔ ۲۸ صفر ۱۲۶۲ھ مطابق ۱۸۴۵ء بروز یکشنبہ انتقال ہوا۔[4]

منجھلے صاحبزادے شاہ واجد علی قلندرؒ تقریباً ۱۲۴۰ھ مطابق ۱۸۲۴ء میں پیدا ہوئے۔ تکمیلِ درس والد محترم سے کی اور سلسلہ درس وتدریس بھی عرصہ تک جاری رکھا۔ مولانا شاہ تراب علی قلندرؒ کے مرید تھے۔ اذکار واشغال کی تعلیم عم محترم شاہ حیدر علی قلندرؒ اور والد محترم

---

[1] تذکرہ مشاہیر کاکوری ص۳۷۱ [4] حوض الکوثر ص۷۸

[2] نفحات النسیم ص۱۱۸

[3] ایضاً

سے تھی، اجازت و خلافت شاہ علی اکبر قلندرؒ کاکوروی، مولوی شاہ رکن الدین عشقؒ لاہر پوری و شاہ علی اکبر قلندرؒ باسطی سے تھی۔ آپ کے خلفاء بھی ہوئے، آپ کا انتقال بہ عارضۂ تپ دسر سام ۴ر جمادی الاول ۱۳۱۲ھ بروز سہ شنبہ ہوا۔[1]

شاہ صاحب کے چھوٹے صاحبزادے مولانا حامد علی تقریباً ۱۲۴۹ھ مطابق ۱۸۳۳ء میں پیدا ہوئے، کتب درسیہ والد محترم سے پڑھیں اور فراغت کے بعد درس و تدریس کا مشغلہ بھی رکھا۔ شاہ تراب علی قلندرؒ کے مرید تھے اور ان کی خدمت میں بہت مقبول تھے۔ ۳۴ برس کے سن میں پنجشنبہ ۱۴ر جمادی الاولیٰ ۱۲۸۲ھ مطابق ۱۸۶۶ء کو بہ عارضہ تپ دسر سام انتقال ہوا۔[2]

بیعت اجازت و خلافت:- آپ سلسلہ قادریہ میں ۴ر شعبان المعظم ۱۲۲۶ھ بروز جمعہ شاہ تراب علی قلندرؒ کے مرید ہوئے[3] اور سلاسلِ ثمانیہ نیز اوراد و اشغال کی تعلیم شاہ انشاء اللہ قلندر (خلیفہ شاہ محمد کاظم قلندرؒ) سے حاصل کی اور والد محترم کے چہلم کے دن برادر محترم مولانا شاہ حیدر علی قلندرؒ سے تجدید بیعت کی[4]

درس و تدریس:- تعلیم سے فراغت حاصل کرنے کے بعد والد محترم کے حسب ارشاد و اجازت آپ نے عمِ محترم مولانا شاہ حمایت علی قلندرؒ (م ۱۲۲۶ھ مطابق ۱۸۱۱ء) کی مسندِ تدریس کو زینت بخشی اور تقریباً ساٹھ برس تک مجلسِ علم و فضل گرم رکھی۔ آپ کے درس کی شان نرالی تھی، علاقتِ لسانی کے ساتھ ساتھ تحقیق و تدقیق کا بھی غایت درجہ اہتمام تھا، پیچیدہ مسائل کی عقدہ کشائی اس طرح فرماتے کہ سامع کے منہ سے بے اختیار واہ وا! نکل جاتا، کثرتِ مطالعہ، تبحر علمی اور وسعت نظر نے اسے اور جلا بخشی۔ شاہ تراب علی قلندرؒ "کشف المتواری" میں تحریر کرتے ہیں

"ہر دو فرزندانِ فقیر بہ عنایتِ الٰہی صاحبِ علم و صلاحیت اند شب و روز در تعلیم و تدریس اوقات می گزارند و از باعث ایشاں در کاکوری

---

[1] نفحات النسیم ص۱۱۸ نیز اذکار الابرار ص۴۶۵ تذکرہ مشاہیر کاکوری ص۷۰-۴۶۹ [2] مشاہیر کاکوری ص۱۰۸-۱۰۹ نفحات النسیم ص۱۱۸ [3] [4] مشاہیر کاکوری ص۸۹ و اذکار الابرار ص۴۵

تذکرۂ علم عربی است کہ طالب علماں آمدہ سبق می گیرند از صبح تا شام ہنگامہ درس گرم می باشد۔" [1]

آپ کے طریقۂ درس کے بارے میں آپ کے تلمیذ رشید مولانا امجد علی بلیغ [2] یوں مرقوم ہیں۔

"شانے خاص بوقت درس وافہام مطالب غامضہ در ذات مجمع الصفات ایشاں دیدم از علمائے دیگر نیافتم۔" [3]

دوسری جگہ فرماتے ہیں: "میں اپنے زمانۂ طالب علمی میں اکثر علماء کے درس میں حاضر ہوا مگر کسی کے یہاں یہ تحقیق وتدقیق اور طرز درس نہیں پایا جیسا کہ اپنے حضرت استاد کے یہاں پایا۔" [4]

آپ کے شاگرد خاص وجانشین حضرت مولانا حافظ شاہ علی انور قلندرؒ کے مطابق

"..... وتکلم می فرمودند بکلام مبیّن ومفصّل ودر مقام احتیاط ومحلِ ایہام واشتباد ادائے کلمات بہ ادائے می نمودند کہ سامع را دقتے در فہم نمی ماند .... بلیغ البیان بحدیکہ اکثر بریک سخن جلسۂ طویلہ بہ اختتام می رسانیدند وتقریر مسائل غامضہ بہ نہجے می فرمودند کہ کسے را اصلاً مجالِ تکرار ومحل انکار نمی ماند ....." الخ [5]

علمی مقام ومرتبہ: شاہ صاحب ایک بلند پایہ عالم دین تھے۔ علوم عقلیہ ونقلیہ میں کامل دستگاہ تھی۔ آپ کے معاصرین مولانا تراب علی لکھنوی مفتی سعد اللہ رامپوری، مولانا حکیم لطف اللہ لکھنوی اور مفتی عنایت احمد کاکوروی وغیرہ کا قول تھا کہ

"اگر حضرت مولانا بگوشہ خمول وانزوا متردی نبودے وبمقامے مشہو

---

[1] کشف المتواری ص۱۸۶ [2] حالات کے لئے ملاحظہ ہو تذکرہ مشاہیر کاکوری ص۵۰-۴۵ ونسب نامہ مولوی ذو الفقار علی حامد (قلمی)، [3] مواہب العلند ص۱۵ ، [4] اذکار الابرار ص۲۲۴-۲۲۳ وتذکرہ مشاہیر کاکوری ص۸۸

(حاشیہ عھ صفحہ آئندہ پر)

بودے در علم و عمل از شاہ عبد العزیز دہلوی کم شہرت نیافتے کہ در امرے از امور علمیہ کمی ندارد" ؎۱

اذکار الابرار کی روایت ہے "مفتی عنایت احمد کہا کرتے تھے کہ میں نے علم و فضل میں اب تک کسی کو مولانا تقی علی کا ہم پلہ نہیں پایا" ؎۲

حافظ شاہ علی انور قلندر مستطیر ہیں۔

"طریقۂ افہام مطالب غامضہ و مآرب عویصہ و حلِ اشکالات آں بود کہ ہم در تقریر عبارت اعتراض خود شبہ مستفسر حل می شد" ؎۳

اخلاق و عادات:- شاہ تقی علی قلندرؒ نہ صرف ایک بلند پایہ عالم دین و جیہ صوفی تھے بلکہ وہ اخلاق کے اعلیٰ مراتب پر بھی فائز تھے جس کی شاہد عدل مندرجہ ذیل سطور ہیں۔

" در عقل کامل و اصابت رائے چناں بودند کہ وابستگان دامنِ دولت وارادت ہمہ مشورت و صلاح ظاہریہ در مہمات خود میگرفتند و بہ عمل بدان فائز بمقاصد دلی می شدند .... بایں جلالت قدر و علو مرتبت و سمو منزلت ہمیشہ با فقرا می نشستند و توقیر کبیر و ترحم بر صغیر می نمودند و از مساوی ایشاں در می گذشتند و بحامل نیک فرود می آوردند و ہمہ را بچشم شفقت تام و رافت تمام می نگریستند و ہموارہ بہ کشادہ پیشانی و ہیبت تمام با ہر کس بسری بردند و غیبت کسے روانمی داشتند......... و مباسطت و ملاطفت و مخالطت و محادثت می نمودند با مخصوصاں و مزاحِ مسنون با ایشاں کہ مقصود ازاں دلجوئی و خوشنوئی بود......... و تمامتر اوقات شبانہ روزی بہ طور سنت صرف می نمودند و در احکام شرعیہ و ارکان آں مبالغہ تمام می داشتند و نمازہائے پنجگانہ با جماعت میگذارند.......

(؎۵ صفحہ گذشتہ) حوض الکوثر ص۸۰

؎۱ مواہب القلندر ص۱۲ ؎۲ اذکار الابرار ص۲۲ ؎۳ حوض الکوثر ص۹۰

و در ترک و توکل پایہ بلند داشتند کہ از ارباب دنیا جز بقدر حاجت آنہا نمی پرداختند ...... واگر چیزے تحفہ از جائے می آمد تو دکمتر نوش می کردند و بہ ارباب ارادت و وابستگان دامن دولت تقسیم می نمودند و در خادم و مخدوم فرق نمی کردند و عشق و محبت بحضور پیر و مرشد خود آں چناں می داشتند کہ ہر گاہ نام شریف می گرفتند یا کسے ذکر مبارک حضرت غوث ملت می نمود بیتاب می شدند .... در اظہار معارف سر مو از جادۂ شریعت میلے نہ فرمودند ...... تعظیم علماء و شیوخ حسب مرتبہ و فضل می کردند و عمل تسخیر امراء و سلاطین و جن و شیاطین ہرگز نمی کردند ...... صاحب وقار و اعتبار و کشادہ دست و تجمل ظاہر و تحمل باطن و تبسم بسیار و خندہ کم و سحر بیان بودند اگر بہ اقتضائے وقت بر کسے غضب می آمدند ہماں دم بہ عفو ش می شناختند۔ [1]

ارشاد و تلقین:- آپ کو ۱۲۲۲ھ مطابق ۱۸۰۷ء میں شاہ تراب علی قلندرؒ سے اجازت و خلافت حاصل ہوئی۔ [2] اس کے علاوہ برادرِ اکبر شاہ حیدر علی قلندرؒ سے بھی اجازت و خلافت پائی اور درس و تدریس کے ساتھ ارشاد و تلقین کا کام بھی انجام دیا۔

تلامذہ:- آپ کے تلامذہ کثیر تعداد میں ہوئے۔ چونکہ آپ نے تقریباً ساٹھ برس تک درس دیا اس لئے اس طویل مدت میں شاگردوں کی کل تعداد کا پتہ نہیں چل سکا لیکن جن شاگردوں نے سند فراغت حاصل کی ان کے نام "حوض الکوثر" اور "اذکار الابرار" میں درج ہیں۔ [3]

انتقال:- آپ کا انتقال بہ عارضہ بخار بہ عمر ۶۸ سال ۷ ار رجب المرجب ۱۲۹۰ھ بروز چہارشنبہ ڈیڑھ بجے دن میں ہوا اور شب پنجشنبہ بعد نماز عشاء والد محترم

---

[1] حوض الکوثر تتمہ روض الازہر ص ۷۱۵-۷۰۹ [2] اذکار الابرار ص ۲۵

[3] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو حوض الکوثر ص ۲۰ نیز اذکار الابرار ص ۲۵-۲۲۹

دپیرومرشد مولانا شاہ تراب علی قلندرؒ کے روضے کے پائیں مشرق جانب مدفون ہوئے[1]۔

قطعہ تاریخِ وفات از غلام امام شہید امیٹھوی۔

جنیدِ زماں شبلیٔ عہدِ خویش | تقی علی مرشد اہلِ دیں
بہارِ گلستاں از و مستفیض[2] | گل از خرمن فیض او خوشہ چیں
دم فکر سال وصالش زغیب | رسید ایں ندا کاے شہید حزیں
سزد گر بگوئی بتاریخ او | جنید آمدہ در بہشت بریں[3]

۱۲۹۰ ہجری

خلفاء:۔ آپ کے خلفاء مندرجہ ذیل حضرات ہوئے۔

(۱) حضرت مولانا شاہ علی اکبر قلندرؒ برادر زادہ[4] (۲) حضرت شاہ مولوی رکن الدین قلندرؒ لاہرپوری[5] (۳) حضرت شاہ علی احمد معروف بہ شاہ حبیب انور قلندرؒ خیرآبادی[6] (۴) حضرت قاضی شاہ خواجہ ملکاپوریؒ[7] (۵) حضرت مولانا حافظ شاہ علی انور قلندرؒ[8]

ارشادات واقوال: آپ کے ارشادات واقوال مختصراً مندرجہ ذیل ہیں۔

"می فرمودند کہ تصوف را بسیار معنی نوشتہ اند اما جامع مانع ہمہ ایں یکے است یعنی صدق توجہ بسوئے خدا"[9]

"می فرمودند اصول درویشی سہ چیز است کم خوردن وکم خفتن وکم با خلق آمیختن وفوائد کم خوری بسیار اند کہ مرد اصح حس واجور حفظ واذکے فہم واجلے قلب واقل نوم واخف نفس واسلم طبیعت واکرم خلق می گردد"[10]

---

[1] اذکار الابرار ص۴۵۵ [2] حوض الکوثر ص۷۶۲ میں مصرع اس طرح ہے ع بہار از گلستانِ او مستفیض

[3] اذکار الابرار ص۴۵۵ [4] تفصیلی حالات کے لئے ملاحظہ ہو فصلِ آئندہ [5] حوض الکوثر ص۷۷۷، اذکار الابرار ص۶۴-۴۶۳ [6] اذکار الابرار ص۴۵۶ و حوض الکوثر ص۷۷۷

[7] تفصیلی حالات کے لئے ملاحظہ ہو اذکار الابرار ص۶۳-۴۶۲ [8] فصل آئندہ ملاحظہ ہو

[9] حوض الکوثر ص۷۷۷ [10] ایضاً ص۷۱۸

"روزے در صدق ارادت ارشاد رفتہ کہ نشان صدق ارادت آنست کہ از ہمہ اعراض کنی و ہیچ از دنیا و دیں پیرامون خاطرت نہ گردد و عرفا گفتہ اند کہ حقیقت طلب آں ست کہ اگر عقلا ہمہ گویند کہ مطلوب محال است میسر شدنی نیست از جستجو باز میا ایں طلب است ورنہ ہوسے است۔" لہ

خرق عادات وکرامات:- آپ کے خرق وعادات وکرامات کے بہ کثرت واقعات مشہور ہیں یہاں صرف ایک کرامت نقل کی جاتی ہے۔ تفصیل کے لئے "حوض الکوثر" و "اذکار الابرار" ملاحظہ کریں۔

"محمد احمد خاں تعلقدار بن فقیر محمد خاں کے یہاں لڑکا پیدا ہوا ان کو زمانۂ قدیم سے آپ سے عقیدت تھی اسی لئے چلہ نہلانے کے بعد آپ کی خدمت میں لائے اور قدموں میں ڈال دیا آپ نے ازراہِ شفقت تسبیح اس کے منہ کے سامنے کرکے فرمایا "پٹھان کہو اللہ" اس بچے نے ایک دو بار اللہ کہا۔ لڑکے کے والد اور حضارِ مجلس متعجب ہوئے کہ آپ کی کرامت ہے ورنہ اتنا سا بچہ کیسے کہہ پاتا۔ کچھ دنوں بعد وہ لڑکا مرگیا۔ والد کو بہت صدمہ ہوا اور تین روز اس کو دفن نہیں ہونے دیا بعد میں اس کو دفن کیا اور آپ سے اسے زندہ کرنے کو کہا۔ آپ نے صبر جمیل کی تلقین کی اور نعم البدل کی دعا کی۔ آپ کی دعا سے ان کے یہاں لڑکا پیدا ہوا آپ کو اطلاع ہوئی تو آپ نے بشیر احمد نام رکھا۔" ٹہ

آپ کی تصنیفات میں دو کتابیں یادگار ہیں۔

(۱) روض الازہر فی مآثر القلندر (۲) رسالۂ خصائل عشرہ فطرۃ

لہ حوض الکوثر ص ۴۲۸

ٹہ اذکار الابرار ص ۲۵۷ و حوض الکوثر ص ۷۷۱-۷۷۲ پر یہ کرامت بہ تفصیل مذکور ہے اور یہ بشیر احمد خاں بشیر شاعر انقلاب حضرت جوش ملیح آبادی کے والد محترم تھے۔

۱۔ روض الازہر فی مآثر القلندر

سیر و سوانح و ملفوظات پر مشتمل یہ کتاب اصلاً مولانا شاہ تراب علی قلندر کا ملفوظ ہے جو ایک مقدمہ دس لطائف اور خاتمہ پر مشتمل ہے لیکن لطیفہ نہم " در ذکر سماع غنا " میں شیخ عیسیٰ بن عبدالرحیم کے رسالہ سماع کا اقتباس نقل کرنے کے بعد مصنف کا انتقال ہوگیا [1] اور اس کی تکمیل آپ کے شاگرد خاص و نبیرہ مولانا حافظ شاہ علی انور قلندر نے " حوض الکوثر تکملہ روض الازہر " کے نام سے کی۔ " روض الازہر " میں ۴۶۹ صفحات ہیں، جن میں بیشتر صفحات ۲۷ سطری اور کچھ صفحات ۲۳ سطری ہیں. کل صفحات بڑی تقطیع پر ہیں۔

" روض الازہر " کے مآخذات کی فہرست بہت طویل ہے، علم تفسیر و اصول تفسیر علم حدیث و اصول حدیث، علم فقہ و اصول فقہ، سیر و سوانح، اسماء الرجال، تصوف و اخلاق، تاریخ، ملفوظات مشائخ و دواوین شعراء کی بلا مبالغہ سیکڑوں کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ملفوظات ضمن میں بلا کثرت مباحث علمیہ پر بھی سیر حاصل روشنی ڈالی گئی ہے جس کا مطالعہ نفع سے خالی نہیں ہے دوران تصنیف اکثر فرماتے تھے " کہ اس کتاب کے لکھتے وقت میرے قلب پر مضامین کا اتنا ہجوم ہوتا ہے کہ اگر نہ لکھوں تو شاید قلب شق ہوجائے " [1]

سرورق

روض الازہر فی مآثر القلندر

مولفہ علامہ اکبر فہامہ اشہر استاد اساتذہ زماں معدن عشق و یمان وحید عصر فرید دہر سیدی مولانا شاہ تقی علی قلندر نور اللہ مرقدہ الاطہر

---

[1] اذکار الابرار ص ۴۴۹

حسب فرمائش

شایان ستائش محب الفقرا جناب منشی حسن رضا صاحب وکیل حیدرآباد
در مطبع سرکاری ریاست رام پور واصح المطابع واقع لکھنؤ مطبوع گردید

مقدمہ تین۳ فصلوں پر منقسم ہے جس میں علی الترتیب فضیلت علم و علماء، تقسیم سالکان وتعریف اہلِ سلوک کو بیان کیا گیا ہے

لطیفہ اوّل دو وصلوں پر منقسم ہے اور وصل اوّل تین۳ فصلوں پر منقسم ہے جس میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور آپ کے والدین کے ایمان پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ وصل دوم بھی تین۳ فصلوں پر منقسم ہے اس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ، حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اور حضرت حسنین رضی کے فضائل، حضرت ابوطالب کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کفالت، حضرت ابوطالب سمیت دیگر اعمام کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان اور مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے فضائلِ عامہ پر روشنی ڈالی ہے۔

لطیفہ دوم:۔ دو۲ وصلوں پر منقسم ہے۔ وصل اوّل میں لفظ قلندر اور اس کی تعریف نیز اس سلسلے کے لوگوں کے اجمالی حالات کو بیان کیا گیا ہے۔ وصل دوم میں سرخیل سلسلہ قلندریہ شیخ عبدالعزیز مکی رح کے حالات بالتفصیل مذکور ہیں، اس کے علاوہ چھ۶ مختصر فصلوں میں مختلف علمی اور تحقیقی مباحث ہیں۔

لطیفہ سوم:۔ دس۱۰ وصلوں پر منقسم ہے جس میں علی الترتیب سید خضر رومی قلندر رح سے سید باسط علی قلندر رح تک دس۱۰ پیران شجرہ کے حالات بیان کئے گئے ہیں۔

لطیفہ چہارم:۔ اس میں دو۲ وصل جن میں علی الترتیب شاہ مسعود علی قلندر رح اور شاہ محمد کاظم قلندر رح کا ذکر ہے۔

لطیفہ پنجم:۔ دو۲ وصلوں پر منقسم ہے، وصل اوّل شاہ تراب علی قلندر رح کے حالات میں ہے اور وصل دوم چار۴ فصلوں پر محیط ہے جن کے عنوانات علی الترتیب یہ ہیں ——

۱۔ شجرۂ نسب شاہ تراب علی قلندرؒ ۲۔ ذکر حضرت محمد بن الحنفیہ ۳۔ فضیلت اولاد علیؓ بر اولاد شیخین اور ۴۔ مراد از آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

لطیفۂ ششم :۔ اس میں حضرت شاہ تراب علی قلندرؒ کا تصوف میں مسلک اور معمول نیز دیگر مسائلِ تصوف کا بیان نو۹ فصلوں میں کیا گیا ہے۔

لطیفۂ ہفتم :۔ "دربیان مسلک حضرت ایشاں در اصول وغیرہ" کے عنوان سے سات فصلوں پر منقسم ہے جس میں عقائد کے بعد وحدت وجود وشہود کا بیان، حضرت شیخ محی الدین ابنِ عربی کے مختصر حالات نیز دیگر مضامین متعلق بہ تصوف وسلوک وعقائد کو باتفصیل مع ثبوت نص واحادیث وعمل خلفاء راشدین وصحابۂ کبار وائمۂ اطہار وعلماء متقین پیش کیا ہے۔

لطیفۂ ہشتم :۔ اس لطیفہ میں شاہ تراب علی قلندرؒ کی عبادت وریاضت نیز اہتمام والتزام نوافل ودیگر عبادات کو مع ان کے مسلک ومعمول کو تفصیلی طور پر علمی وتحقیقی انداز میں بیان کیا ہے۔

لطیفۂ نہم :۔ "درذکر سماع غنا" کے عنوان سے اس میں سماع سے متعلق صحابہ، تابعین، تبعِ تابعین۔ ائمہ اربعہ، علماء ومحدثین اور سلسلہ نقشبندیہ کے مشائخ کے اقوال کو نقل کیا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف بزرگوں کی سماع کی حکایات کو بیان کیا ہے۔ سماع کے لئے ضروری اشیاء کا بیان بھی اسی فصل میں ہے۔

(۲) خصائل عشرہ فطرۃ :۔

شاہ صاحب کا یہ رسالہ دستیاب نہیں ہے۔

کتابیات

۱۔ اذکار الابرار۔ شاہ تقی حیدر قلندر، شاہی پریس لکھنؤ ۱۳۵۷ھ

۲۔ تذکرہ گلشن کرم۔ شاہ تقی انور قلندر۔ نامی پریس لکھنؤ ۱۴۰۵ھ

۳۔ تذکرہ مشاہیر کاکوری۔ شاہ علی حیدر قلندر، اصح المطابع۔ لکھنؤ ۱۹۲۷ء

۴۔ چشمۂ فیض۔ منشی فیض بخش (مخطوطہ) کتب خانہ انواریہ خانقاہ کاظمیہ کاکوری

۵۔ حوض الکوثر تتمہ روض الازہر۔ شاہ علی انور قلندر، اصح المطابع۔ لکھنؤ ۱۳۳۹ھ

۶۔ روض الازہر فی مآثر القلندر۔ شاہ تقی علی قلندر، مطبع سرکاری ریاست رامپور ۱۳۲۹ھ

۷۔ کشف المتواری فی حال نظام الدین قاری۔ شاہ تراب علی قلندر، اصح المطابع لکھنؤ ۱۳۲۸ھ

۸۔ مواہب القلندر۔ شاہ حبیب حیدر قلندر، اصح المطابع لکھنؤ ۱۳۳۶ھ

۹۔ نسب نامہ۔ مولوی ذوالفقار علی حامد (مخطوطہ) کتب خانہ انوریہ خانقاہ کاظمیہ کاکوری

۱۰۔ نغمات التسلیم۔ مولانا سمی علی علوی۔ مطبع شام اودھ لکھنؤ ۱۳۲۱ھ

یوپی تعلیمی نصاب کی چند اہم کتب

تاریخ ملت جلد اول (نبی عربی)	قاضی زین العابدین	غیر مجلد ۲۵ روپے	مجلد ۳۵ روپے
تاریخ ملت جلد دوم (خلافت راشدہ)	"	غیر مجلد ۵۰ روپے	مجلد ۶۰ روپے
تاریخ ملت جلد سوم (خلافت بنی امیہ)	"	غیر مجلد ۵۰ روپے	مجلد ۶۰ روپے
تاریخ ملت جلد ہشتم (خلافت عثمانیہ)	مفتی انتظام اللہ شہابی	غیر مجلد ۵۰ روپے	